ادبی تاریخ اور تحقیق

سید محمد مرتضیٰ

ABSTRACT:

The wirting of "History of literature (Adabi Tareekh) Carries immense vitality in contermporary literature. the "History of literature (Adabi Tareekh) not only Linghlight the history of tath time but also have likerary flavoure in it. " History of litrature (Adabi Tareekh)" is beautiful combination of Literature and history. In the following article "History of Litrature and Research (Adabi Tareekh aur tahqeeq) is an endeavour to light co-relation of History of Literature and Research that how the above mentioned Phenomenon help one eachother in numerons cases

ادبی تا ریخ، ادبی رویوں اور رحجانا ت کے ارتقا کی داستان کا نام ہے ادبی رویے کیسے جنم لیتے ہیں ؟کیسے اتقا ء پذیر ہو تے ہیں ؟ کیسے پنپتے ہیں؟ اور پھر کس طرح زوال کا شکا ر ہو جاتے ہیں ان تمام سوالات کے جوابات ادبی تاریخ کو دینا ہوتے ہیں۔ ادبی مو رخ محض تاریخی حقا ئق تک محد ود نہیں رہتا بلکہ وہ تو تاریخ کے تمام دھاروں اور زندگی کے تمام شعبوں پر بیک وقت نظر ڈا لتا ہو ا آ گے بڑ ھتا ہے۔ ادبی تاریخ کا تحقیق سے گہرا تعلق ہے اس حوالے سے ادبی تا ریخ تحقیق کی روشنی میں سفر کیے بغیر قابل اعتبار نہیں ہو سکتی۔ ادبی تا ریخ لکھتے ہو ئے تمام تر معلو ما ت کو معتبر تحقیق کے حوالے سے دیکھنا ضر وری ہے۔ ادیبو ں کے حا لات زندگی، سوانح، مستند حا لات و وا قعات مستند سنین اور معتبر متون تک رسا ئی کے لئے تحقیق کو بنیا دی اہمیت حاصل ہے، اس طرح ادبی تا ریخ کو قدم قدم پر تحقیق کی رہنما ئی کی ضر ورت پیش آ تی ہے۔ ادبی مورخ کے لیے تحقیقی بصیرت نا گز یر ہے۔ ادبی مو رخ کو تحقیق کے جدید اصولوں، تقا ضو ں اور طر یقہ ہا ئے کا ر سے بخوبی آ گا ہ ہو نا چاہیے اگر ادبی مو رخ کی گر فت تحقیقی عمل کے حوالے سے کمزور ہو گی تو نتیجتاًتحقیقی اغلا ط سا منے آئیں گی۔

لیکن یہا ں ایک با ت بہت اہم ہے کہ ادبی تا ریخ اور ادبی تحقیق کا منصب جدا جدا ہے۔ ادبی تا ریخ محض تحقیقی مقا لا ت کے مجمو عے کا نا م نہیں ہے۔ ایسے مقا لا ت اچھی ادبی تحقیق کے نمو نے ہو سکتے ہیں مگر ادبی تحقیق دو الگ الگ شعبہ ہا ئے علم ہیں اور ان کے اپنے اپنے قوا نین و ضوا بط ہیں۔ ڈاکٹر تبسم کا شمیر ی رقم طرا ز ہیں :

۔’’ادب کی تا ریخ اور ادب کی تحقیق میں فر ق بر قرا ر رکھنا بہت ضر وری ہے۔ ادبی تا ریخ اور ادبی تحقیق کے منصب کو واضح طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہا ں بیشتر کا م کرنے والے ان شعبو ں کے تصورات کو خلط ملط کو دیتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ادبی مورخین کی تو اریخ میں تحقیقی حقا ئق ہی پر تما م تو جہ مر کوز کر دی گئی ہے۔ ‘‘ (۱ (

ادبی تا ریخ میں متن کے فطری بہا ئو اور تسلسل کی خا ص اہمیت ہے۔ متن کے فطری بہا ئو اور تسلسل کی خا ص اہمیت ہے۔ متن کے تحقیقی مبا حث اور تحقیقی اختالا فات سے متن کا فطر ی تسلسل متا ثر ہو تا ہے مثلاً اگر کسی مصنف کی تاریخ پیدائش یا تا ریخ کے متن کو بو جھل نہیں کیا جا نا چا ہیے۔ کیونکہ ادبی مو رخ کا بنیا دی مقصد ادبی تا ریخ کو ایک کلیت میں پیش کر نا ہے۔ حقا ئق کی باز یا فت ادبی مو رخ کی ذمہ داری نہیں۔ تحقیق، ادبی تاریخ کا ایک اہم جزو ہے، اسے کل کی شکل اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ تحقیق کے دیگر اجزاء کو ادبی تاریخ کے پیچھے چلنا چاہیے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ معتبر تحقیق ادبی تاریخ کو اعتبار بخشی یہ مگر صرف تحقیقی حقائق کی دریافت مقصود نہیں۔ ادبی مورخ کو کسی ادیب عہد یا رجحان اور مصنف کے بارے میں محض خام مواد ہی پیش نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ادبی تاریخ تحقیقی انکشافات کرنے کے ساتھ ساتھ تخلیقات کا تہذیبی و تاریخی پس منظر بھی سامنے لاتی ہے۔ ادبی تاریخ اضاف ادب کے ارتقاء کے ساتھ افکار کی تاریخ بھی ہوتی ہے جو کہ ادب اور کلچر کے باہمی ربط کو پیش کرتی ہے۔ سعد مسعود غنی لکھتے ہیں:

’’کسی ادب کی تاریخ لکھنا ایک بہت وسیع اور انتہائی ذمہ داری کا کام ہے کسی قوم کے ادب کی تاریخ لکھنا دراصل اس قوم کی اجتماعی روح کی بازیافت کا عمل ہے۔‘‘ (۲ (

ادبی مورخ کو چاہیے کہ وہ ادبی تاریخ کو ایک اکائی شکل میں پیش کرے جہاں تحقیق، کلچر، تہذیب، تنقید اور ادبی و تاریخ کے باقی تمام اجزاء ایک وحدت کی صورت میں یک جان نظر آئیں۔ ادبی تاریخ بہت گہری تحقیقی یا تبدیلیوں کے زیر اثر زبان و ادب کی تبدیلیوں کی تاریخ ہوتی ہے ڈاکٹر گیان چند رقم طراز ہیں:

’’ادبی تاریخ کو نہ محض سوانحات کا مجموعہ ہونا چاہیے، نہ تنقیدی مضامین کا اور نہ اسے سماجی تاریخ ہی بن جانا چاہیے۔ اسے ادب کا مسلسل ارتقاء پیش کرنا ہے جس میں غیر ادبی عوامل کی حیثیت ثانوی رہنی چاہیے۔‘‘ (۳ (

ادبی مورخ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا بطور خاص رکھے کہ وہ ’’ادبی مورخ‘‘ہے، ’ادبی محقق‘‘ نہیں ہے، اسے چاہیے کہ وہ محض صحت مند اور مستند تحقیق سے استفادہ کرے اورادبی محقق بننے کی کوشش مت کرے، اضافی تحقیقی معلومات کو متن کا حصہ بنانے کے بجائے حاشیے میں درج کرے۔ ادبی مورخ کے لیے تحقیق کی نسبت تحقیقی شعور زیادہ اہم ہے۔ ڈاکٹر تبسم کا شمیری لکھتے ہیں:

’’اردو ادب کے مورخ کا یہ مسئلہ قابل توجہ ہے کہ یہ لوگ جوش تحقیق میں اس حقیقت کو فراموش کرجاتے ہیں کہ ان کا اصل کا م تو ادبی امواد کی تحسین و تفہیم ہے ادیبوں کے بارے میں صرف خام مواد فراہم کرتے چلے جانا اور حقائق بیان کرتے چلے جانا ان کا فریضہ نہیں ہے۔ اس کے لیے بہتر میدان ادبی تحقیق ہے جو ایک الگ شعبہ ہے۔‘‘ (۴(

تحقیق کا بنیادی مقصد ادبی تاریخ کو مستند بنانا اور اعتباربخشا ہے۔ ادبی مورخ کے لیے تحقیقی ویژن بہت اہم ہے لیکن ادبی مورخ کی منزل ادبی تحقیق نہیں ہے۔ ادبی تاریخ حالات کا روزنامچہ یا

تحقیق نامہ نہیں ہے۔ادبی تاریخ، ادبی تحقیق جتنی با خبر نہیں ہوسکتی کیونکہ ادبی تاریخ کا ہدف حتمی نتائج تک پہنچنا نہیں ہوتا بلکہ ادبی رویوں کے تشکیلی عناصر کے ارتقاء، آغاز، وسط اور اختتام کو ایک کل میں دیکھنے کی کوشش کا نام ہے، ڈاکٹر سلیم اختر رقم طراز ہیں:

''ادب کی تاریخ کا معاملہ عام تاریخ کے مقابلے میں خاصا نازک اور پیچیدہ ہے، اس لیے کہ تاریخ کے مروج تصور کے مطابق محض ایام شماری نہیں اور نہ ہی معلومات و کوائف مرتب کرنا ہے۔ ''(۵)

ادبی تاریخ میں اضافی تحقیق کی گنجائش نہیں ہوتی۔ ادبی مورخ کو تحقیق کی گتھیاں سلجھانے اور مختلف باتوں کو درست یا غلط ثابت کرنے میں نہیں پرجانا چاہیے بلکہ اس وقت تک کی گئی متفقہ تحقیق سے مدد لینی چاہیے لیکن جن امور کے متعلق تحقیق مکمل نہیں ہو یا پھر مستند تحقیق سامنے آئی ان کے حوالے سے ادبی مورخ کو احتیاط سے کام لینا چاہیے اور محتاط طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ ایسی تواریخ جن میں تحقیقی تجربات حد سے زیادہ ہوں وہ ادبی تاریخ کے معیار پر پورا نہیں اتر سکتیں۔ ایسی ادبی تواریخ میں تمام ترمحاسن کے باوجود تاریخیت کا عنصر غائب ہو جاتا ہے جو کہ ادبی تاریخ کا سب سے اہم جزو ہے۔ نتیجتاً ایسی تواریخ نیم ادبی تواریخ کی شکل اختیار کرجاتی ہیں۔ ادبی مورخ کو تحقیق کے حوالے سے معتدل اور متوازن رویہ اختیار کرنا چاہیے ورنہ ادبی تاریخ اپنا توازن قائم نہیںرکھ سکے گی جس کے نتیجے میں تحقیقی انکشافات تو ابھر کر سامنے آجائیں گے مگر ادبی تاریخ پس منظر میں چلی جائے گی۔

حوالہ جات:

۱۔ تبسم کا شمیری، ڈاکٹر، اردو ادب کی تاریخ، لاہور: سنگ میل، پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۳

۲۔ سعد مسعود غنی، ادبی تاریخ نویسی اور تواریخ ادب اردو، ملتان: المضراب پبلی کیشنز، ستمبر۲۰۰۵ء، ص۸

۳۔ گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، ۲۰۱۲ء، ص ۳۶۲

۴۔ تبسم کا شمیری، ڈاکٹر، ''ادبی تاریخ کی تشکیل نو کے مسائل'' مشمولہ ادبی تاریخ نویسی، مرتبین ڈاکٹر عامر سہیل،
نسیم عباس احمر، لاہور: پاکستان رائٹرز کو آپریٹو سوسائٹی، ۲۰۱۰ء ص ۵۹

۵۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء ص ۱۵

/....../